بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام اپنی قبر مبارک میں درود سنتے ہیں، اس پر دلائل

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے، درودپاک پڑھنے والا کہیں سے بھی درود پڑھے، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ و سلم اپنے مزار اقدس میں سماعت فرماتے ہیں۔ اس پر تفصیلی دلیل کیا ہے؟

جواب

اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص بھی دنیا کے کسی بھی حصے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درودِپاک پڑھتا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے سماعت فرماتے ہیں، اور اس کا جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں: "ليس من عبد يصلّي عليّ إلا بلغني صوته حيث كان "ترجمہ: جو بھی شخص مجھ پر درودپاک پڑھتا ہے اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ (سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، جلد12، صفحہ358، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

ایک روایت میں مزید ان الفاظ کا اضافہ ہے "قلنا: وبعد وفاتك؟ قال: وبعد وفاتي إن الله عزَّ وجلَّ حرم على الأرض أن يا كل أجساد الأنبياء "ترجمہ: صحابہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی کہ اللہ تعالی نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔ (البدر التمام شرح بلوغ المرام، جلد5، صفحہ406، مطبوعہ: بیروت)

المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن الله عزوجل قد رفع لي الدنيا، فأنا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة، كأنما أنظر إلى كفي هذه؛"ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے پوری دنیا کو اس طرح نمایاں کردیا ہے کہ میں اسے اور قیامت تک اس میں پیش آنے والے تمام حالات وواقعات کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک انکشاف ہے، جو اس نے اپنے نبی پر فرمایا، جس طرح اس سے پہلے بھی انبیائے کرام علیہم السلام پر ایسے حقائق منکشف فرمائے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد13، صفحہ 318، رقم الحدیث14112، مطبوعہ: بیروت)

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک فرمان ہے "إني أرى ما لا ترون وأسمع ما لا تسمعون " یعنی میں ہر اس چیز کو دیکھتا ہوں جسے تم نہیں دیکھتے اور ہر اس آواز کو سنتا ہوں جسے تم نہیں سنتے۔ (مشکاۃ المصابیح، ج 3، ص 1469، الحدیث : 5347، مطبوعہ : بیروت)

شارحِ بخاری، حضرت علامہ مولانا سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں : "ہر وہ آواز اس میں داخل ہے جس کو مُخاطَبین (یعنی جن سے خطاب فرمایا) نہیں سنتے خواہ وہ عالَم کے کسی گوشے سے اٹھے، کُرّۂ زمین کی ہو یا کُرّۂ آب کی، کُرّۂ ہوا کی ہو یا کُرّۂ نار کی، کُرّۂ سماوات کی ہو یا عرش و کرسی کی، خواہ انسان کی آواز ہو یا حیوانات کی، نَباتات (پودوں وغیرہ) کی ہو یا جمادات (پتھر وغیرہ بے جان چیزوں) کی، جِنّات کی ہو یا فرشتوں کی یا ایسی مخلوق کی آواز ہو جس کو ہم نہیں جانتے۔۔۔ غرض کہ تمام عالَم کی جملہ آوازوں پر یہ کلمہ مشتمل ہے۔ "(بشیر القاری بشرح صحیح بخاری، ص 14، میر محمد کتب خانہ، کراچی)

سلام کا جواب ارشاد فرمانے کے متعلق سنن ابی داوٗد میں ہے "عن أبي هريرة أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: ما من أحد يسلم علي إلا رد اللہ علي روحي حتى أرد" ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص بھی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (سنن ابی داوٗد، ج 3، ص 384، مطبوعہ : بیروت)

علّامہ تقی الدین علی سُبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں : "قد تضمنت الاحادیث المتقدمة: ان روح النبی صلی اللہ علیه و سلم ترد علیه، وانه یسمع ویرد السلام" ترجمہ : احادیثِ مذکورہ اس بات کو متضمن ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی روح مبارک آپ علیہ الصلوۃ والسلام پر لوٹا دی جاتی ہے، اور اس بات کو بھی کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام، سلام کو سنتے ہیں اور اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ (شفاء السقام، صفحہ 390، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5150

تاریخ اجراء : 17 محرم الحرام 1448ھ/03 جولائی 2026ء